پردہ اور آنکھوں کی شرم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پردہ اور آنکھوں کی شرم

اللہ پاک ارحم الراحمین ہے اس کے محبوب رحمۃ اللعلمین ﷺ ہیں۔ اور دین اسلام سراپا رحمت و برکت ہے۔ اس لیے قرآن وسنت کے احکامات بھی عالمین کیلئے سراپا رحمت و برکت کے موجب ہیں اس واسطے ان احکامات میں پردہ اور آنکھوں کی شرم وحیا کے احکام بھی امت کے واسطے سراپا خیر کے موجب ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے آج ان احکام کو نہ صرف ہم بھول چکے ہیں بلکہ معاذ اللہ ان کا میڈیا سکول کالجز وغیرہ میں مذاق اڑایا جارہا ہے۔ اور ہم زبان اور اپنے عمل سے قرآن وسنت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اگرچہ کوئی صراحتاً قرآن وسنت کا نام نہ بھی لے لیکن پھر بھی ان احکام کو پیش کرنے والوں کو طعنہ وتشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں اور بھولا ہوا درس قرآن وحدیث یاد کرتے اور عمل کی کوشش کرتے ہیں۔

"ترجمہ: اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجئے کہ (گھر سے نکلتے وقت) اپنی چادروں کا کچھ حصہ (اپنے منہ پر) لٹکا لیا کریں یہ اس کے بہت قریب ہے کہ ان کو پہچان لیا جائے (کہ یہ آزاد عورتیں ہیں) تو ان کو ایذاء نہ دی جائے اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔" (احزاب ۵۹)

اس آیت کے متعدد شانِ نزول بیان کیے گئے ہیں مثلاً تبیان القرآن جلد نمبر ۹ کے خلاصہ

کے مطابق ایک مرتبہ ایک باندی جو بناؤ سنگھار کر کے بازار جارہی تھی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور بناؤ سنگھار سے منع کیا تو اس نے اپنے مالکان سے شکایت کی تو اس کے مالکان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بدتمیزی کی تو ان کے رد میں یہ آیت اتری۔ اور بھی وجہ بیان کی گئی ہے کہ جب مدینہ پاک میں عورتیں رات کے وقت قضائے حاجت کیلئے نکلتیں تو بدکار اور بے حیاء لوگ باندیوں کو چھیڑتے جس کی زد میں مسلمان خواتین بھی آجاتی تو جب انہوں نے شکایت کی تو یہ آیت نازل ہوئی۔

علامہ آلوسی حنفی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''یہ تو ایک کھلی ہوئی بدیہی بات ہے کہ احکام حجاب نازل ہونے سے پہلے مسلمان عورتیں جب کسی ضرورت کی بنا پر گھر سے باہر نکلتی تھیں تو چہرہ اور ہاتھوں کے علاوہ ان کا سارا جسم مستور ہوتا تھا خصوصاً سورۃ نور نازل ہونے کے بعد تو اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے اب سورۃ احزاب میں احکامِ حجاب نازل ہونے کے بعد بھی اگر مسلمان عورتیں اسی طرح کھلے منہ پھرتی رہیں یا ان کا اس طرح کھلے منہ پھرنا جائز ہوتا ہو تو احکامِ حجاب نازل ہونے کا کیا ثمرہ مرتب ہوا۔ اور آیاتِ حجاب کو نازل کرنے کا کیا مقصد حاصل ہوا؟۔ اس لئے یہاں عورتوں کو منہ اور ہاتھ چھپانے کا حکم ہے اور حجاب ستر سے زائد چیز ہے ستر عورت کے جسم کے اس حصہ کو چھپانا ہے جس کو شوہر کے سوا کسی اور شخص کے سامنے ظاہر نہیں کیا جاسکتا اور یہ ہاتھوں اور چہرہ کے سوا عورت کا سارا جسم ہے عورت اپنے محارم (بھائی باپ وغیرہ) کے سامنے صرف چہرہ اور ہاتھ کھول سکتی ہے اور باقی جسم چھپائے گی اور حجاب کا تقاضا یہ ہے کہ عورت غیر محرم اجنبیوں کے سامنے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو بھی چھپائے گی چونکہ پہلے مسلمان عورتیں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہم اجنبی مردوں کے سامنے چہرے کو نہیں چھپاتی تھیں اس لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مضطرب رہتے تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے آیاتِ حجاب نازل فرما دیں تو ازواجِ

مطہرات اور عام مسلمان عورتوں نے اجنبی مردوں سے اپنے چہرے کو مستور کر لیا۔

لہٰذا علامہ غلام رسول سعیدی صاحب تبیان القرآن جلد نمبر ۹ صفحہ ۵۶۱ پر لکھتے ہیں کہ ان تفاسیر سے یہ ظاہر ہو گیا کہ سورۃ نور میں عورتوں کو جو چہرہ اور ہاتھوں کے سوا تمام جسم کے ستر کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس آیت (احزاب ۵۹) میں اس سے زائد حکم دیا گیا ہے کہ وہ اجنبی مردوں کے سامنے اپنے چہروں کو بھی ڈھانپ کر رکھیں سورۃ نور میں فرمایا:۔

''ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مردوں سے فرمادیں کہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے بیشک اللہ ان کاموں کی خبر رکھنے والا ہے جن کو وہ کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مسلمان عورتوں سے فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی ذیبائش کو ظاہر نہ کریں مگر جو خود ظاہر ہو۔''

مگر جو خود ظاہر ہو سے کیا مراد ہے؟۔

محترم ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب فرماتے ہیں کہ عورت کا وقار اس میں ہے کہ وہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھے اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دے۔ زینت میں سرمہ بھی ہے۔ زیور بھی ہے۔ اس کے علاوہ زیبائش کی چیزیں ہیں۔ زینت میں ننگے بال ہیں، کھلا چہرہ ہے، اور بدن کے عضاء جو ننگے ہوں یہ جن پر ٹائٹ کپڑا ہو یا پھر پتلا کپڑا ہو ان تمام سورتوں کو ناجائز قرار دیتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا کہ انہیں فرمادیں کہ یہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔ لہٰذا جس سے زینت ظاہر ہوتی ہو، جس سے فتنہ پیدا ہوتا ہو جس سے عورت کے بارے میں معاشرے میں ایک کشش (Attraction) پیدا ہوتی ہو۔ اللہ پاک نے فرمایا اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ آلہ واصحابہ وسلم آپ ان کو سمجھادیں کہ ایسا کرنا تم پر حرام ہے۔ **اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا**۔ سے مر

خاتون سے جو چادر یا برقعہ پہنا ہے وہ بھی ایک زینت ہے جو لباس پہنا ہے اس کے اوپر چاد
برقعہ پھر اس چادر یا برقعہ کو دوبارہ چھپانے کا حکم نہیں ہے لہٰذا اس سے مراد چہرہ یا ہاتھ مراد نہیں جی
اوپر وضاحت ہو چکی ہے۔ کہ ان کو کھلا رکھا جائے بلکہ ان کو چھپا کر جو چادر یا برقعہ نظر آ رہا ہے و
اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنھَا۔ سے مراد ہے۔ اب اس بارے میں چند احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حدیث نمبر۱۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وآصحا
وسلمَ نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نا ڈالوں کیوں کہ تمہارے لیے پ
نظر معاف ہے دوسری نہیں۔ (ترمذی ۲۷۷۷، مسند احمد ۲۱۴۹)

حدیث نمبر۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وآصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بروزِ قیامت ہر آنکھ
رہی ہوگی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں (کو دیکھے) سے بند رہی ج
نے اللہ کی راہ میں جاگ کر رات گزاری اور جس آنکھ سے اللہ کے کہ خوف سے مکھی کے سر
برابر آنسو نکلا۔ (کنز لعمال ۴۳۳۵۷)

حدیث نمبر۳۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وآصحابہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے ندا کرتے ؛
کہ افسوس! مردوں کیلئے عورتوں کے سبب اور عورتوں کیلئے مردوں کے سبب بربادی ہے (ابن ما
(

حدیث نمبر۴۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وآصحابہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ بے شک
زنا ہاتھ کرتے ہیں اور ان کا زنا (حرام کو) پکڑنا ہے پاؤں زنا کرتے ہیں ان کا زنا کرنا (حر
کی طرف) چلنا ہے زبان کا زنا بولنا (یعنی فحش کلامی کرنا) ہے منہ بھی زنا کرتے ہیں اس کا زنا ک
بوسہ لینا ہے (غیر عورت کا) اور دل زنا کی خواہش اور تمنا کرتا ہے شرم گاہ اس کی تکذیب یا تصد!
کرتی ہے (مسلم۔ ابوداؤد)

حدیث نمبر۵۔حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وآصحابہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کیلئے حلال نہیں۔(المعجم الکبیر جلد ۲۰۔حدیث ۴۸۷)

حدیث نمبر۶۔حضور نبی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وآصحابہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ تنہائی کرنے سے بچو اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرتا ہے تو اُن کے درمیان شیطان ہوتا ہے اور شخص کو مٹی اور سیاہ بدبو دار کیچڑ میں لت پت خنزیر روندے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے کندے کسی عورت کے کندوں کے ساتھ لگیں جو اس کے لئے حلال نہیں (المعجم الکبیر جلد ۸،حدیث ۷۸۳۰)

حدیث نمبر۷۔حضرت ام سلمٰی اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ و آصحابہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئیں تھیں کہ ایک نابینا صحابی عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے۔ جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وآصحابہ وسلم نے دیکھا تو اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وآصحابہ وسلم نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو تم تو ان کو دیکھ رہی ہے۔(ترمذی ۲۷۷۸)اس حدیث سے پتا چلا کہ عورتوں کی بھی غیر مردوں کو نہیں دیکھنا چاہیے۔

حدیث نمبر۸۔حضرت ابوعمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی کسی عورت کی طرف پہلی نظر ڈال کر نظر نیچی کر لیتا ہے اللہ اس کے لئے ایسی عبادت پیدا کرتا ہے جس میں حلاوت (مٹھاس) ہوتی ہے۔(اور دوسری حدیث کے مطابق اس کے دل میں نور پیدا فرماتا ہے۔)

حدیث نمبر۹۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

واصحابہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ عورت جو مسجد میں نماز پڑھنے جا رہی ہو مگر وہ خوشبو لگا کر جا رہی ہے اللہ تعالیٰ اس کی نماز اس وقت تک قبول نہ فرمائے گا جب تک وہ ایسا غسل نہ کر لے جو جنابت کے بعد کیا جاتا ہے۔(ابوداؤد)

حدیث نمبر۱۰۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔جس نے میرے خوف سے اسکو ترک کیا میں اسے اس کے بدلے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔

مختصر یہ کہ ان آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات وضح ہے کہ عورتوں کو پردہ کرنا اور مرد اور عورت کو اپنی نظروں کی حفاظت کرنی چاہئے اور میڈیا اور بازاروں اور شادی وغیرہ میں پھیلنے والی فحاشی سے مرعوب نہیں ہونا چاہئے اور نت نئے فیشن اور باریک لباس پہن کر بازاروں اور سکول کالجز وغیرہ میں پھرنا کس قدر خطرناک اور رب قہار کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔اور آج کل بہت ساری خرابیوں کی وجہ بھی یہ فحاشی ہے آج بھی جن علاقوں میں شریعت پر عمل ہوتا ہے وہاں برائی کی Ratio کم ہے۔ہم سب نے اللہ کو جان دینی ہے۔اگر ہم دنیا و آخرت میں عزت پانا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن وسنت کا دامن پکڑنا ہوگا۔فحاشی پھیلانے والوں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے۔دنیا کی چند روزہ زندگی کو رب کی فرمانبرداری میں گزارنا چاہئے اگر معاذ اللہ، اللہ ناراض ہو گیا تو یہ دنیا کسی کے کام نہ آئے گی۔اللہ پاک قرآن وسنت پر اخلاص کے ساتھ عمل کر کے آگے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔